REGD NO P 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

THE WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ

بدر قادیان

جلد ۱۲

شمارہ ۳۸

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
نیاز احمد گجراتی (؟)

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ "
ممالک غیر -/۸ "
فی پرچہ ۵ نئے پیسے

۱۲ دسمبر ۱۹۶۳ء | ۲۵ رجب ۱۳۸۳ھ | ۱۲ فتح ۱۳۴۲ ہش

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل ربوہ میں شائع شدہ ۷ دسمبر بوقت ۸ ½ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی رات نیند آگئی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۰ دسمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ اپنی والدہ ماجدہ کی وفات کی خبر ملنے پر چند روز کے لئے مورخہ ۶ دسمبر کو صبح ربوہ تشریف لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور صحیح الخیر واپس لائے۔ آمین۔ ہر سہ صاحبزادیاں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت شدید نزلہ سے ابھی خراب ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ رحلت فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۱۰ دسمبر۔ گہرے غم و الم اور دلی حزن و ملال کے ساتھ یہ افسوسناک خبر احباب جماعت تک پہنچاتے ہیں کہ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۵ اور ۶ دسمبر ۱۹۶۳ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب چھ بجے شام کے قریب ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

قادیان میں یہ اندوہناک اطلاع بذریعہ فون آٹھ بجے رات ہی مل گئی تھی چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اگلی صبح ہی پانچ بجے ربوہ کیلئے روانہ ہو گئے۔

حضرت سیدہ مرحومہ کی عمر ۵۰ سال سے اوپر تھی عرصہ سے آپ کو ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس اور نقرس کی شکایت تھی اور صحت اکثر خراب رہنے لگی تھی۔ دو ہفتہ قبل آپ کو ڈبل نمونیہ کا حملہ ہوا جس کے بعد آپ کو شدید کھانسی اور سانس کی تکلیف بھی ہوگئی اور کمزوری بہت بڑھ گئی علاج معالجہ سے کافی افاقہ ہو گیا تھا تاہم گاہے گاہے سانس کی تکلیف ہو جاتی تھی اور کمزوری بدستور تھی۔ کل شام اچانک طبیعت خراب ہوئی اور آپ تھوڑی دیر بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

حضرت سیدہ مرحومہ کا وجود بھی ایک خدائی نشان کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے کہ آپ اُن خواتین مبارکہ میں سے تھیں، جو خدائی وعدہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک خاندان میں داخل ہوئیں۔ اور اس طرح ذریت طیبہ کا حصہ بنیں۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی حضرت سیٹھ ابو بکر یوسف صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم آف جدہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کا اسم گرامی حضرت سیدہ عزیزہ بیگم تھا۔ اور آپ جماعت میں حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کے نام سے مشہور تھیں۔ آپ یکم فروری ۱۹۲۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عقد میں آئیں۔ اس طرح آپ کو حضور ایدہ اللہ کی حرم کی حیثیت سے قریباً ۳۸ سال حضور کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت سیدہ کے بطن سے دو فرزند محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ہیں۔ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی ہیں اور سلسلہ احمدیہ اور اسلام کی نہایت اہم خدمات بجا لا رہے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ناظر دعوت و تبلیغ کے نہایت اہم اور کلیدی عہدہ پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نہایت نازک اور تاریخی دور میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں مثالی درویشانہ زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ربوہ میں افسر امانت تحریک جدید کے عہدہ پر فائز ہیں اور اہم خدمات بجا لا رہے ہیں۔ حضرت سیدہ مرحومہ کی چھوٹی ہمشیرہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کی بیگم ہیں۔

حضرت سیدہ مرحومہ نے ایک متمول گھرانے میں پرورش پانے کے باوجود بہت سادہ طبیعت پائی تھی آپ بہت تقویٰ شعار مخلص اور منکسر المزاج خاتون تھیں۔ غرباء کے ساتھ بہت محبت و شفقت کا سلوک روا رکھتی تھیں اور علالت طبع کے باوجود اکثر اوقات انکے گھروں میں بھی تشریف لے جا کر ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتی تھیں۔

مورخہ ۷ دسمبر بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ ربوہ کے احاطہ میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی لوگوں کے علاوہ دور دراز مقامات کے ہزارہا احباب نے شرکت کی۔ اور پانچ بجے بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضرت سیدہ مرحومہ کی رحلت ایک جماعتی صدمہ اور قومی نقصان ہے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کیلئے تو یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے ہم جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اور سیدہ مرحومہ کے صاحبزادگان آپ کی ہمشیرہ صاحبہ بیگم محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد سے گہری ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقامات عطا فرمائے۔ جملہ سوگواران کو آپ صبر جمیل بخشے اور سب کا دین و دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت سیدہ اُمِّ وسیم احمد صاحبہ اعلی اللہ درجاتہا فی الجنۃ کی رحلت پر تعزیتی قراردادیں!

درویشانِ قادیان کی تعزیتی قرارداد

قادیان ۶ر دسمبر آج بعد نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ مقامی درویشان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا جس میں حسب ذیل تعزیتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی ہے۔

تمام درویشان قادیان نے یہ اندوہناک خبر بڑے غم اور دلی رنج کے ساتھ سنی کہ کل رات مورخہ ۵/۱۲/۶۳ کو پونے سات بجے شام۔ ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی والدہ محترمہ بتقضائے الٰہی رحلت فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اگرچہ سیدہ مرحومہ کو ایک لمبے عرصہ سے ذیابیطس اور بلڈ پریشر کا عارضہ تھا۔ مگر ڈیڑھ ماہ سے آپ کی طبیعت زیادہ ناساز چلی آرہی تھی۔ بخار کے ساتھ سانس اور ضعف کی تکلیف بھی تھی۔ پچھلے دنوں جب صاحبزادہ صاحب موصوف ایک ماہ پاکستان کے قیام کے بعد واپس قادیان تشریف لائے تو آپ نے سیدہ مرحومہ کے لئے درویشان میں دعا کی تحریک کرتے ہوئے حالت کی جو تفصیل بیان کی وہ فکر انگیز تھی۔ اگرچہ سب درویشان خصوصی دعاؤں میں لگے رہے مگر بالآخر خدا تعالےٰ کی تقدیر غالب آئی۔ اور آپ ہم سب کو داغ مفارقت دے کر اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچ گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اس سال کے دوران خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں یہ دوسرا شدید صدمہ ہے۔ آپ کی وفات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز، سیدہ مرحومہ کے ہر دو صاحبزادگان محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب، مرحومہ کی ہمشیرہ محترمہ بیگم صاحبہ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ جملہ دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب کے لئے بالخصوص اور تمام جماعت کے لئے بالعموم بڑے ہی دُکھ اور غم کا باعث ہے

نہ صرف یہ کہ حضرت سیدہ مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی حرم محترم ہونے کے لحاظ سے جماعت کی گویا ماں تھیں بلکہ ہم درویشان قادیان سے ان کا دوہرا تعلق تھا۔ کیونکہ آپ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی مہربان والدہ تھیں اور محترم صاحبزادہ صاحب درویشان میں اونچے مقام کے درویش اور سلسلہ کے ذمہ وار مخلص کارکن ہیں۔ اس درویشانہ زندگی میں آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی والدہ محترمہ کا ہمیشہ کے لئے جُدا ہو جانا بڑے ہی غم اور اندوہ کا موجب ہے اور ہم درویشان کے لئے بھی آپ کی جدائی بڑے صدمہ کا باعث ہوئی ہے ـــ!!

اس لئے اس سانحۂ ارتحال پر ہم درویشان قادیان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب مرحومہ کی ہمشیرہ محترمہ بیگم صاحبہ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب کے جملہ افراد کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ سیدہ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہر آن آپ کے درجات بلند ہوتے رہیں اور آپ کے ہر دو صاحبزادگان اور جملہ متعلقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور سب کو آپ کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ خاکسار محمد حنیف بہاپوری سیکرٹری تعلیم و تربیت قادیان

قراردادِ تعزیت منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیشن نمبر ۳۰۶ / ۶۳-۱۲-۷ غ بم حسب ذیل قرارداد تعزیت پاس کی:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ ۵ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اُن خواتین مبارکہ میں سے تھیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی گئی تھی۔ ایسے پاک وجود کے سانحۂ ارتحال پر ہمارے قلوب حزیں ہیں اور ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے مدارج بلند فرمائے۔ آمین۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت مرحومہ کے فرزندان محترم مرزا وسیم احمد صاحب اور بیگم صاحبہ اور محترم مرزا نسیم احمد صاحب اور مرحومہ کی ہمشیرہ بیگم محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور اور شیخ صاحب موصوف اور خاندان حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

آج بعد نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تعزیتی ریزولیشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا:۔

گذشتہ شب فون کے ذریعہ یہ نہایت اندوہناک خبر موصول ہوئی ہے کہ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحب بتقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پاگئی ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون یہ ایک بہت بڑا اجتماعی صدمہ تو ہے لیکن ہم قادیان کے درویشوں کے لئے تو یہ صدمہ خاص طور پر بھاری ہے۔ کیونکہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب شروع درویشی سے ہی ہم سب درویشوں کے لئے مربی اور محسن کی حیثیت سے ہم میں تشریف فرما ہیں۔ اور مرکز قادیان کے ایک نوجوان اور فعال اور دن رات محنت سے کام کرنے والے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمائندہ کے طور پر آپ کی خدمات بڑا اعلےٰ مقام رکھتی ہیں۔

حضرت سیدہ موصوفہ جو عربی النسل تھیں اور حضرت سیٹھ ابوبکر صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں کو ہمارے پیارے آقا سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا حرم ہونے کا فخر بھی حاصل تھا۔ اس لحاظ سے یہ صدمہ ہمارے لئے اور بھی بھاری ہو جاتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا اس وقت بیمار ہیں اور معذور ہیں۔ لئے اور حضور کی صحت کے لئے یہ صدمہ یقیناً بہت بھاری ہوگا۔

بہرحال یہ صدمہ کئی پہلوؤں سے ہمارے لئے سخت دردناک ہے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا یہ اجلاس اس عظیم صدمہ پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب اور ساری جماعت احمدیہ سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور سیدہ موصوفہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس ریزولیشن کی نقول حضور ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب اور احمدیہ پریس کو اور بیگم صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ پر بھجوائی جائیں۔

خاکسار رفیق احمد
معتمد مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

منجانب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقامی قادیان

قادیان ۶ر دسمبر۔ آج بعد نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا غیر معمولی اجلاس زیر صدارت حضرت امیر صاحب مقامی ناظر اعلےٰ قادیان منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل تعزیتی ریزولیشن اتفاق رائے سے پاس کیا گیا۔

"مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ اراکین نے یہ اندوہناک خبر بڑے ہی دکھ اور دلی صدمہ کے ساتھ سنی ہے کہ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کل شام ربوہ میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت سیدہ موصوفہ رضی اللہ عنہا ہمارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی حرم مبارک ہونے کی حیثیت سے بھی ہمارے لئے ایک قابل فخر ماں کا درجہ رکھتی تھیں۔ آپ کی وفات یقیناً ساری جماعت احمدیہ کے لئے بھاری صدمہ ہے۔ اور اس وقت جبکہ ابھی ہمارے دلوں پر حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کے زخم تازہ ہیں۔ یہ صدمہ ہم سب کے لئے بہت زیادہ دکھ کا موجب ہوا ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اور اس کے حکم کے بموجب اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ اجلاس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب رضی اللہ عنہ اور بالخصوص حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (بقیہ صفحہ پر)

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کرو

چندہ جلسہ سالانہ جلد سے جلد بھجوانا چاہیئے تا کہ مہمانوں کیلئے خوراک اور رہائش کے انتظامات میں دقت نہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ ر نومبر ۱۹۵۶ء بمقام نخلہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع میں چندہ دے دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں۔ اور جو شروع میں نہیں دیتیں۔ ان کے ذمہ کافی بقایا رہ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور ان کے ذمہ بھی دو دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ

جلسہ سالانہ کا چندہ

ایک ایسی چیز ہے جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آرہا ہے جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ امداد ضرور کیا کرتے ہیں۔ خلاً شادیوں کے موقعہ پر اجتماع ہوتا ہے تو تمام رشتہ دار جاتے ہیں۔ اور وہاں کچھ نہ کچھ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ موتوں کے موقعہ پر اجتماع ہوتا ہے تو تمام رشتہ دار جمع ہوتے ہیں تو کچھ نہ کچھ روپیہ دیتے ہیں۔ میلوں پر اجتماع ہوتا ہے جو بعض دفعہ کسی ذلیل سی چیز کو یاد رکھنے کے لئے ہوتا ہے۔ تو اس موقعہ پر بھی ہر گاؤں کا جو آدمی آتا ہے وہ آٹا یا کوئی چیز اپنے ساتھ لاتا ہے اور میلہ کرنے والے فقیر کو دے دیتا ہے۔ ... ذاتی ہوتا ہے جماعتی نہیں ہوتا۔ وہاں روٹی کسی کو نہیں ملتی۔ مگر پھر بھی لوگ میلہ کرانے والے فقیر کی جھونپڑی کے سامنے آٹے اور دوسری اشیاء کا ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ اسی طرح

بزرگوں کے عرس

ہوتے ہیں۔ عرس بھی کوئی دین کی تبلیغ کا ذریعہ نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف پیر بھائیوں کے ملنے کا ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ وہاں بھی لوگ بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ اور ان پیروں کی کچھ نہ کچھ امداد کرتے ہیں۔ جن کے وہ مرید ہو۔ تے ہیں۔ ہمارا جلسہ سالانہ تو عرسوں کی طرح نہیں بلکہ وہ ایک اہم دینی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ پھر اس موقعہ پر آنے والے سب مردوں اور عورتوں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ اور سب کے لئے رہائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔ میں نے عرسوں میں جانے والوں سے پوچھا ہے وہ کہتے ہیں کہ عرسوں میں ۲۴ گھنٹوں میں صرف ایک ایک روٹی ملتی ہے باقی مہمان کو چاہئے گزارا کرے۔ بازار سے لے کر روٹی کھائے۔ یا کسی اور جگہ انتظام کرے لیکن یہاں تو باقاعدہ ہر شخص کو کھانا ملتا ہے۔ اور ان کی

رہائش کا انتظام

ہوتا ہے۔ عرسوں میں تو کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ اور نہ رہائش کا انتظام ہوتا ہے لیکن پھر بھی لوگ وہاں پہنچتے ہیں۔ اس لئے یہ چندہ کوئی ایسا بوجھ نہیں ہے۔ جسے خوشی سے برداشت نہ کیا جاسکتا ہو۔ یہاں نہ صرف ہر آنے والے مرد کو کھانا دیا جاتا ہے۔ بلکہ اس کی بیوی کو بھی کھانا دیا جاتا ہے۔ اس کے بچوں کو بھی کھانا دیا جاتا ہے۔ اس کے بھائی بندوں کو بھی ملاقاتی لواحقوں کو بھی کھانا دیا جاتا ہے اور اس کے ہم وطنوں کو بھی کھانا دیا جاتا ہے گویا سارے لوگ چندوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اگر کچھ رقم بچ جاتی ہے تو تبلیغ اسلام پر خرچ ہوتی ہے۔ پس

ہمارا جلسہ سالانہ

تمام عرسوں اور اجتماعوں سے بالکل مختلف ہے اور اس میں حصہ لینا بڑے ثواب کا کام ہے جماعتوں کو چاہیئے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے کی پوری کوشش کریں۔ کیونکہ ہمارا لمبا تجربہ ہے کہ جو جماعتیں جلسہ سالانہ سے پہلے چندہ دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں اور جو رہ جاتی ہیں۔ وہ رہتی چلی جاتی ہیں ان میں سے بعض تو بعد میں نظارت بیت المال کے پیچھے پڑنے کی وجہ سے اور خط و کتابت کرنے پر آخر سال میں چندہ پورا کر دیتی ہیں اور بعض جماعتوں کے ذمہ

دو دو سال کا بقایا

چلا جاتا ہے۔ حالانکہ انتظام پر تو بہر حال روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنے والوں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ ان کی رہائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔ روشنی کا انتظام کیا جاتا ہے پانی کا انتظام کیا جاتا ہے صفائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ضروریات زندگی جو بھی گھر پر پوری کرنی ہوتی ہیں وہ سب یہاں پوری کی جاتی ہیں۔ اگر ہر احمدی یہ سمجھ کر کہ اگر وہ اپنے گھر پر رہتا تب بھی خرچ کرتا انہی تین دنوں کے کھانے وغیرہ کا خرچ دے دیں تو

جلسہ سالانہ کے اخراجات

پورے ہو جاتے ہیں۔ وہ صرف یہ مدنظر رکھے کہ اول تو وہ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے تین دن کے کھانے کا خرچ جو اس نے گھر میں نہیں کھایا دے دے اور پھر اتنے ہی وہ مہمان سمجھ لے۔ جو اب بجائے اس کے گھر جانے کے تین چار دن کے لئے سلسلہ کے مہمان بن گئے ہیں۔ اور ان کا بھی خرچ دے دے۔ مثلاً ایک گھر کے سات افراد ہیں اور وہ جلسہ سالانہ پر آتے ہیں تو وہ سات افراد کے کھانے کا خرچ الگ دیں اور سات مہمانوں کا بھی دیں اور سمجھ لے کہ وہ سات مہمان اس کے گھر آئے ہیں۔ گویا وہ چودہ کس کے لئے تین دن کا خرچ دے دے اور سمجھ لے کہ گھر کا خرچ بھی مل گیا اور مہمانوں کا خرچ بھی پورا ہو گیا۔

بعض دوست کہہ سکتے ہیں

کہ یہاں آنے کے لئے جو سفر پر کرایہ خرچ ہوتا ہے وہ تو ایک زائد بوجھ ہوتا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے لیکن سارے سال میں کوئی نہ کوئی سیر بھی لوگ کیا کرتے ہیں اس کو بھی تم سیر ہی سمجھ لو۔ سیر میں بھی لوگ ریل یا موٹر میں بیٹھ کر سفر کرتے ہیں اور کرایہ پر کچھ نہ کچھ رقم خرچ آتی ہے۔ اور یہاں بھی وہ ریل یا موٹر میں ہی بیٹھ کر آتے ہیں۔ پھر یہ زائد بوجھ کیسے ہوا۔ پھر لوگ اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے لئے جاتے ہیں تو یہاں بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سب دوست آپس میں ملتے ہیں بلکہ یہاں

اتنے نکاح ہوتے ہیں

کہ میرے خیال میں دوسری جگہوں پر سال بھر میں بھی اتنے نکاح نہیں ہوتے۔ جتنے یہاں ایک دن میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہو جاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میری صحت اچھی تھی تو قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مسجد مبارک میں دو دو سو اڑھائی سو بلکہ بعض دفعہ چار چار سو نکاح پڑھا کرتا تھا۔ گویا دوستوں نے شادیوں اور بیاہوں پر اپنی اپنی جگہ جو خرچ کرنا ہوتا ہے وہ بھی یہاں آکر اُڑ جاتا ہے۔ غرض سیر بھی ہو گئی۔ دوستوں سے بھی مل لیا اور شادیوں بیاہوں میں بھی حصہ لے لیا۔ اگر یہاں آنے میں کسی کا کچھ زیادہ بھی خرچ ہو جائے تو کیا ہوا۔ اس کے تین اور کام بھی تو ہو گئے۔ جو اسے بہر حال کرنے پڑتے خواہ وہ جلسہ پر آتا یا نہ آتا۔ کیونکہ اگر کوئی شادی ہوتی ہے تو سارا خاندان اس کی رخصتی یا نکاح کے لئے جاتا ہے اور وہ کام یہاں ... ہو جاتا ہے پھر شادیوں میں مہمان آتے ہیں ان کو کھانا کھلانا پڑتا ہے لیکن یہاں خود شادی والے بھی لنگر کا کھانا کھاتے ہیں اور مہمان بھی لنگر میں کھانا کھاتے ہیں۔ غرض ایک طرف خرچ بڑھتا ہے تو دوسری طرف تین چار اور کام بھی ... کے ہو جاتے ہیں۔ پس میں پھر تحریک کرتا ہوں کہ

جلسہ سالانہ کا چندہ

جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں۔ تا کہ

جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دے دینا چاہیئے کیونکہ اگر اجناس وقت پر خریدی جائیں تو ارزاں پر بہت کم خرچ آتا ہے

جماعت کو چاہیئے کہ وہ وقت پر چندہ دے تاکہ کارکن سہولت سے چیزیں خرید سکیں۔ دوسرے میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ ربوہ کے لوگ جلسہ سالانہ پر آنے والے

مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مکانات دیں

گو اب مکانات خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بن گئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جلسہ پر آنے والوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے گو میں نے دیکھا ہے کہ کچھ مدت سے عورتوں میں یہ رد عمل رہی ہے کہ وہ الگ مکانوں کا مطالبہ نہیں کرتیں پہلے انہیں کی طرف سے اصرار ہوتا تھا کہ ہم کو مردوں کے ساتھ الگ مکان ملے۔ اب دو سال سے لجنہ اماء اللہ کی منتظمات سے پتہ لگتا ہے کہ عورتیں آکر کہتی ہیں کہ ہم الگ مکانات میں نہیں رہیں گی۔ مرد ہمیں مکانوں میں بٹھا کر خود جلسہ پر چلے جاتے ہیں اور ہم جلسہ سننے سے محروم رہتی ہیں اسلئے ہم عورتوں میں ہی رہیں گی مردوں کے ساتھ نہیں رہیں گی۔ تا ذیادتی ہی عورتوں کی طرف سے پہلے اصرار وہ تھا کہ ہمیں مردوں کے ساتھ رہنے کے لئے الگ ٹھکانا مل جائے۔ لیکن یہاں اس بات پر زور ہوتا ہے کہ انہیں عورتوں کے ساتھ رہنے دیا جائے۔ لیکن پھر بھی چونکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے اس لئے اس رَو کے باوجود ہمیں کافی مکانوں کی ضرورت ہوگی۔ پس ربوہ والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مکانات کے زیادہ سے زیادہ حصے خالی کر کے جلسہ سالانہ کے کارکنوں کے سپرد کریں۔ تاکہ وہ ان لوگوں کیلئے انتظام کر سکیں جو الگ مکانات مانگتے ہیں۔ باقی ابھی تو ہمارے پاس عمارتیں کافی ہیں جن میں مہمانوں کا گذارہ ہو جاتا ہے۔

سلسلہ کے اپنے مکانات ہیں

سکول ہیں۔ کالج ہیں۔ پھر لنگر خانہ ہے مساجد ہیں۔ ان میں مردوں کا گذارہ ہو جاتا ہے مستورات کے ٹھہرنے کے لئے لجنہ کا ہال ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کا سکول ہے۔ زنانہ کالج ہے۔ سردست ان کا گذارہ وہاں ہو جاتا ہے۔ لیکن جب آنے والوں کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ تو پھر ان عمارتوں میں تمام مہمان نہیں ٹھہرائے جا سکیں گے۔ بلکہ جب پچھلے سال بیرکیں بنانی پڑیں گی۔ ہر سال جب تک وہ دن نہ آئے اس وقت تک ایک تو ربوہ والوں کو جلسہ کے لئے اپنے مکانات پیش کرنے چاہئیں۔ اور پھر انہیں اپنی خدمات بھی پیش کرنی چاہئیں تاکہ جلسہ پر آنے والوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

باہر کی جماعتوں کو چاہیئے

کہ وہ جلد سے جلد چندہ جلسہ سالانہ بھجوائیں اور پھر ابھی سے جلسہ سالانہ پر آنے کی تیاری کریں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو جن کے متعلق ان کا خیال ہو کہ وہ فائدہ اٹھا سکیں گے ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ جو لوگ جلسہ سالانہ پر آجاتے ہیں ان میں سے بہت کم لوگ بغیر اثر کے جاتے ہیں۔ اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں جو بیعت کر جاتے ہیں۔ اس لئے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر آپ لوگ انہیں اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ جلسہ سننے کا تو انہیں اتنا شوق نہیں ہوتا جتنا احمدیوں کو ہوتا ہے۔ لیکن میلہ دیکھنے کا انہیں ضرور شوق ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں کہیں میلہ ہی دیکھ آؤ۔ اور اگر وہ میلہ کے نام پر ہی یہاں آجائیں اور یہاں آکر ان کا

خدا اور اس کے رسول سے میل

ہو جائے تو اس میں تمہارا کیا حرج ہے یہ بڑی اچھی بات ہے۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب احمدی جلسہ سے واپس جاتے ہیں اور وہ اپنی مجالس میں ذکر کرتے ہیں کہ وہاں اس دفعہ یہ یہ دین کی باتیں ہوئیں۔ تو غیر احمدیوں میں بھی چونکہ ایمان ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال ہم بھی چلیں گے۔ لیکن سال کے آخر تک ان کا وہ جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اسلئے سب دوست ابھی سے اپنے دوستوں کو کہنا شروع کر دیں کہ اس سال

جلسہ کے موقعہ پر ربوہ چلیں

وہاں جا کر کچھ خدا کی باتیں سن لینا اور اگر تقریریں نہ سننی ہوں تو میلہ ہی دیکھ لینا۔ بس چاہے وہ کسی ذریعہ سے آئیں انہیں یہاں لانے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

یعنی شعر و شاعری سے ہمارا کوئی تعلق نہیں لیکن بعض لوگ چونکہ شعر کے شوقین ہوتے ہیں اس لئے اگر وہ دین کی باتیں شعروں میں سن لیں تو ہمارا کیا حرج ہے۔ اسی طرح اگر بعض غیر احمدی دوست یہاں میلہ دیکھنے کے لئے ہی آجائیں لیکن یہاں آکر ان کا خدا اور اس کے رسول سے میل ہو جائے تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے پس آپ لوگ ابھی سے

اپنے غیر احمدی دوستوں میں تحریک کریں

کہ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہاں آئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کی اہمیت پر زور دیا ہے آپ نے ایک موقعہ پر ایک بڑی درد ناک بات کہی فرمایا کہ دوست جلسہ پر ضرور آئیں۔ پتہ نہیں انہیں اگلے سال کے بعد مجھے دیکھنا نصیب ہو یا نہیں وہ یہاں آئیں گے تو کم از کم مجھے تو دیکھ لیں گے۔ ہماری جماعت میں کئی لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں پر اس فقرہ سے ایسی چوٹ لگی ہے کہ انہوں نے اس وقت سے مرکز میں آنا شروع کیا اور اب تک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر سال مرکز میں آرہے ہیں ۱۸۹۲ء میں پہلا جلسہ سالانہ ہوا تھا اور اب ۱۹۵۶ء آگیا ہے۔ گویا ۶۴ سال ہو گئے ہیں مگر بعض لوگ ایسے ہیں جو ۶۴ سال سے متواتر ہر سال جلسہ سالانہ دیکھتے چلے آتے ہیں مثلاً کل ہی

میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے

فوت ہوئے ہیں۔ انہوں نے ۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جس پر اب ۶۱ سال گذر چکے ہیں۔ گویا ۱۸۹۵ء کے بعد انہوں نے اکسٹھ جلسے دیکھے۔ ان کے ایک لڑکے نے بتایا کہ والد صاحب کہا کرتے تھے۔ کہ میں نے جس وقت بیعت کی اس کے قریب زمانہ میں ہی میں نے ایک خواب دیکھا جس میں مجھے اپنی عمر ۴۵ سال بتائی گئی تھی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور رو پڑا۔ اور میں نے کہا حضور! بیعت کے بعد تو میرا خیال تھا کہ حضور کے الہاموں اور پیشگوئیوں کے مطابق احمدیت کو جو ترقیات نصیب ہونے والی ہیں انہیں دیکھوں گا مگر مجھے تو خواب آئی ہے کہ میری عمر صرف ۴۵ سال ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے طریق نرالے ہوتے ہیں

شاید وہ ۴۵ کو ۹۰ کر دے۔ چنانچہ کل جو وہ فوت ہوئے تو ان کی عمر پورے ۹۰ سال کی تھی۔ اس طرح احمدیت کو جو ترقیات ملیں وہ بھی انہوں نے دیکھیں اور ۶۱ جلسے بھی دیکھے ان کے چار بیٹے ہیں جو دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ ایک تو قادیان میں درویش ہو کر بیٹھا ہے ایک افریقہ میں مبلغ ہے۔ ایک یہاں مبلغ کام کرتا ہے۔ اور چوتھا گو مبلغ تو نہیں مگر وہ اب ربوہ آگیا ہے اور یہیں کام کرتا ہے۔ پہلے قادیان میں کام کرتا تھا لیکن اگر کوئی شخص مرکز میں رہے اور اس کی ترقی کا موجب ہو تو وہ بھی ایک رنگ میں خدمت دین ہی کرتا ہے پھر ان کی ایک بیٹی بھی ایک واقف زندگی سے بیاہی ہوئی ہے باقی بیٹیوں کا مجھے علم نہیں بہر حال انہوں نے ایک لمبا عرصہ تک۔

خدا تعالیٰ کا نشان دیکھا

جب ۴۵ سال کے بعد ۴۶ واں سال گذرا ہوگا تو وہ کہتے ہوں گے میں نے خدا تعالیٰ کا ایک نشان دیکھ لیا ہے۔ میں نے تو پینتالیس سال کی عمر میں مرجانا تھا۔ اب ایک سال جو بڑھا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق بڑھا ہے جب چھیالیسویں سال کے بعد سینتالیسواں سال گذرا ہوگا تو وہ کہتے ہوں گے میں نے خدا تعالیٰ کا ایک اور نشان دیکھ لیا ہے میں نے پینتالیس سال کی عمر میں مرجانا تھا مگر اب دو سال جو بڑھے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق بڑھے ہیں۔ جب سینتالیسویں سال کے بعد اڑتالیسواں سال گذرا ہوگا تو وہ کہتے ہوں گے میں نے خدا تعالیٰ کا ایک اور نشان دیکھ لیا ہے۔ میں نے پینتالیس سال کی عمر میں مرجانا تھا مگر اب تین سال جو بڑھے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق بڑھے ہیں۔ .... گویا وہ ۴۵ سال تک برابر ہر سال یہ کہتے ہوں گے کہ میں نے خدا تعالیٰ کا نشان دیکھ لیا اور ہر سال جلسہ سالانہ پر ہزاروں ہزار احمدیوں کو آتا دیکھ کر ان کا ایمان بڑھتا ہوگا۔ پس

جلسہ سالانہ کو بڑی عظمت حاصل ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے:۔

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی
طرح خیال نہ کریں۔ یہ
وہ امر ہے جس کی خالص
تائید حق اور اعلائے
کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے
اس کی بنیادی اینٹ
خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ
سے رکھی ہے اور اس کے
لئے قومیں تیار کی ہیں جو
عنقریب اس میں آملیں گی
کیونکہ اس قادر کا فعل ہے
جس کے آگے کوئی بات انہونی

نہیں؟

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس اس جلسہ میں شمولیت بڑے ثواب کا موجب ہے اور مومن تو چھوٹے چھوٹے ثواب کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ دیکھو یہاں جلسہ سالانہ پر آؤ گے تو ایک تو دین کی باتیں سن لو گے دوسرے اپنے کئی احمدی بھائیوں سے مل لو گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ آنے کی وجہ سے دوستوں کے کئی قسم کے کام ہو جاتے ہیں پس انہیں چاہیئے کہ وہ ابھی سے

جلسہ سالانہ پر آنے کی تیاری شروع کر دیں

یعنی خود بھی تیاری شروع کر دیں اور جو غیر احمدی دوست ہوں کہ وہ اپنے ساتھ لا سکتے ہوں انہیں بھی ابھی سے تحریک کرنا شروع کر دیں اگر تحریک کرنے پر کوئی کہے کہ میں تو احمدی نہیں تو اسے کہو کہ اگر جلسہ نہیں سنو گے تو میلہ ہی دیکھ لینا اگر تم انہیں میلہ دیکھنے کے لئے ہی لے آؤ اور یہاں آکر ان کا خدا اور اس کے رسول سے میل ہو جائے تو تمہیں کیا مزہ آئے گا۔ حافظ روشن علی صاحب مرحوم سنایا کرتے تھے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک دفعہ میں نے مسجد مبارک کے سامنے والے چوک میں دیکھا کہ ایک گروہ لوگوں کا لنگر خانہ کی طرف سے آرہا تھا اور ایک گروہ ہائی سکول کی طرف سے آرہا تھا۔ جب دونوں گروہ چوک میں پہنچے تو ایک دوسرے کو دیکھ کر ذرا رک گئے۔ اور کچھ دیر رکنے کے بعد ایک طرف کے لوگ آگے بڑھے اور دوسرے گروہ کے آدمیوں سے بغلگیر ہو گئے۔ اور پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ نظارہ دیکھ کر تعجب ہوا اور میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ اس پر ایک فریق نے فرمایا کہ ہم ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں یہ ہمارے گاؤں میں پہلے احمدی ہوئے تھے اور ہم لوگ پیچھے احمدی ہوئے ہیں جب یہ لوگ احمدی ہوئے تو ہم لوگ طاقت ور تھے ہم نے ان کی سخت مخالفت کی اور انہیں اپنے گاؤں سے نکال دیا۔ اس پر یہ کسی اور جگہ چلے گئے اب پندرہ بیس سال کے بعد یہ ہمیں اس جگہ ملے ہیں جبکہ ہم بھی احمدی ہو گئے ہیں۔ اس لئے انہیں دیکھ کر ہمیں رونا آگیا کہ ہم نے انہیں اپنے گھروں سے نکالا تھا لیکن اب ہم بھی احمدی ہو گئے ہیں اور اس جگہ سے فیض لینے آئے ہیں جہاں سے انہوں نے فیض حاصل کیا تھا۔

اب دیکھو انہوں نے دس پندرہ سال سے اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھا تھا لیکن قادیان میں ان کا ملاپ ہو گیا اسی طرح اگر تم اپنے غیر احمدی دوستوں کو اپنے ساتھ لاؤ گے تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں محبت پیدا کر دے اور ان کا بغض جاتا رہے دلوں میں محبت پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور جب وہ کسی دل میں محبت پیدا کرتا ہے تو انسان حیران رہ جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوہ حنین کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ مکہ کے نومسلم بھی شامل ہو گئے تاکہ وہ جنگ کے میدان میں اپنے جوہر دکھائیں اور غزیوں پر اپنا رعب بٹھائیں انہی میں شیبہ نامی ایک شخص بھی تھا وہ کہتا ہے کہ میں بھی اس لڑائی میں شامل ہوا مگر میری نیت یہ تھی کہ جس وقت لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقع پا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں گا۔ جب لڑائی تیز ہو گئی اور ادھر کے آدمی ادھر کے آدمیوں میں مل گئے تو میں نے تلوار کھینچی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونا شروع ہوا۔ اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے اور آپ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ اٹھ رہا ہے جو قریب ہے کہ مجھے بھسم کر دے اس کے بعد مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی دی کہ شیبہ میرے قریب ہو جاؤ۔ میں جب آپ کے قریب ہو گیا تو آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور کہا اے خدا شیبہ کو شیطانی خیالوں سے نجات دے۔ شیبہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پھیرنے کے ساتھ ہی میرے دل سے تمام دشمنیاں اور عداوتیں اڑ گئیں۔ اور آپ کی محبت میرے جسم کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر گئی۔ پھر آپ نے فرمایا شیبہ آگے بڑھو اور لڑو تب میں آگے بڑھا اور اس وقت میرے دل میں سوائے اس کے اور کوئی خواہش نہ تھی کہ میں اپنی جان قربان کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بچاؤں اگر اس وقت میرا باپ بھی زندہ ہوتا اور میرے سامنے آجاتا تو خدا کی قسم میں اپنی تلوار سے اس کا سر کاٹنے میں ذرا بھی دریغ نہ کرتا۔ اس قسم کے نظارے مرکز میں آنے پر ہی نظر آسکتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں میں بڑی بڑی دشمنیاں تھیں۔ مگر وہ یہاں آئے۔ تو ان کے دلوں سے پرانے بغض نکل گئے اور اپنے بھائیوں کی محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو گئی۔ پس آپ لوگ جلسہ سالانہ پر آنے کی کوشش کریں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ ہمارا تجربہ ہے کہ بہت سے لوگ جو یہاں آتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو کر جاتے ہیں۔ پس آپ لوگوں کو کثرت کے ساتھ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو تحریک کرنی چاہیئے ممکن ہے خدا تعالیٰ نے یہی موقعہ ان کی ہدایت کے لئے رکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے طریق نرالے ہوتے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے۔ ممکن ہے جس کو آپ باوجود کوشش کے احمدی نہیں بنا سکے تھے۔ وہ یہاں آکر احمدی ہو جائے۔ مجھے ایک احمدی نوجوان نے ایک واقعہ سنایا کہ میں اپنے ایک دوست کو جلسہ پر لایا وہ پہلے بہت مخالفت کیا کرتا تھا وہ یہاں آیا۔ اس نے جلسہ سنا اور واپس چلا گیا۔ مگر اس نے بیعت نہیں کی اگلے سال پھر جلسہ سالانہ آیا تو میں نے کہا اس دفعہ بھی جلسہ پر چلو۔ کرایہ میں دوں گا۔ وہ کہنے لگا میں تو اپنے کرایہ پر جاؤں گا وہاں تو

خدا تعالیٰ کی باتیں

ہوتی ہیں۔ ان کے سننے کے لئے میں تمہارے کرایہ پر نہیں۔ بلکہ اپنے کرایہ پر جاؤں گا۔ غرض اللہ تعالیٰ اس طرح دلوں کو ٹھیک کر دیا کرتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ پانچ پانچ سال تک جلسہ پر آتے رہے۔ لیکن انہوں نے بیعت کر لی۔ اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے پہلے سال ہی بیعت کر لی۔ مجھے یاد ہے منصوری کے ایک دوست سید عبد الوحید صاحب بیعت کے لئے آئے ان کے بھائی سید عبد المجید صاحب پہلے احمدی تھے۔ سید عبد الوحید کا لڑکا فضل الرحمٰن میقی بڑا مخلص احمدی ہے اور سندھ میں رہتا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد پہلے جلسہ سالانہ پہ آئے تھے۔ بیعت کے لئے انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور رونے لگ گئے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے تو ان کے بھائی نے بتایا کہ یہ بڑے سخت مخالف تھے اور میرے ساتھ احمدیت کی وجہ سے بات کرنا پسند بھی نہیں کرتے تھے اس کے بعد ان میں ایسا تغیر پیدا ہوا کہ یہ احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ اور اب بیعت کر رہے ہیں۔ غرض وہ یہاں آئے اور احمدی ہو گئے۔ پھر جب تک زندہ رہے احمدیت میں بڑے اخلاص سے زندگی گذاری۔ اب ان کی اولاد بھی بڑی مخلص ہے پس آپ کو یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دوستوں کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ

پہلے سے کئی گنا زیادہ تعداد میں جلسہ پر آئیں

اور پہلے سے کئی گنا زیادہ اخلاص لے کر جائیں اور پھر وہ خود بھی اور ان کی بیویاں بھی اور ان کے بچے بھی ایک ایسا ایمان اپنے اندر پیدا کریں جو پہاڑ سے بھی زیادہ بلند ہو۔ اور دنیا کی کوئی محبت اور تعلق اس محبت اور تعلق کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے، جو انہیں سلسلہ اور اسلام سے ہو۔ آمین۔

(الفضل ۴ دسمبر ۱۹۶۳ء)

قادیان میں جلسہ سالانہ

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل مرحوم

بھائیو! بدر یہ سناتا ہے   پھر دسمبر کا جلسہ آنا ہے!

اس کی تیاری میں ابھی سے لگو   وقت نزدیک آتا جاتا ہے!

سال کے سال یہ ہمارے لئے   برکات اپنے ساتھ لاتا ہے!

اس سے محروم نہ ہو غفلت سے   ہوشیار آپ کو بناتا ہے!

ابتدا ہے اٹھارہ سے اس کی   انتہا بیسویں کو پاتا ہے!

قادیان کا یہ مرکز اسلام   دیں کے مسئلے سکھاتا ہے!

مسکن و مدفن مسیح حق!   قوموں کو خدا ملاتا ہے

آستانہ ہے احمدیت کا!

سب کو اکمل جہاں بلاتا ہے

تعزیتی قراردادیں

(بقیہ صفحہ ۲)

حضرت صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

خاکسار مسعود احمد
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

منجانب لجنہ اماء اللہ قادیان

۵ دسمبر ربوہ سے بذریعہ فون حضرت ام وسیم احمد صاحبہ کی وفات کی رنجدہ خبر موصول ہونے پر لجنہ اماء اللہ قادیان کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت ام وسیم احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نہایت رنجدہ اور دردناک وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔

آپ ہمارے پیارے امام حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم۔ حضرت سیٹھ ابوبکر صاحب رضی اللہ عنہ آف جدہ کی صاحبزادی اور ہمارے پیارے میاں صاحب حضرت مرزا وسیم احمد صاحب جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان میں درویشی زندگی بسر کر رہے ہیں کی والدہ ماجدہ تھیں حضرت ممدوحہ انتہائی بلند مرتبہ رکھنے والی صالحہ خاتون تھیں۔ آپ نے تقریباً ۳۵، ۳۶ سال کا عرصہ ہمارے پیارے امام المصلح موعود کی زوجیت میں انتہائی شاندار رنگ میں گزارے۔ آپ کی وفات سے حضور پُر نور کو اسی طرح آپ کی اولاد اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شدید صدمہ پہنچنا لازمی امر ہے۔ اس موقعہ پر ہم جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرحومہ کی اولاد کے ساتھ دلی ہمدردی کرتے ہوئے تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت ممدوحہ مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

سعادتہ خاتون صدر لجنہ اماء اللہ قادیان

منجانب ناصرات الاحمدیہ

قادیان ۷ دسمبر آج بعد نماز جمعہ ۳ بجے نصرت گرلز سکول قادیان میں ناصرات الاحمدیہ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

گزشتہ رات ہمارے لئے یہ بہت ہی دردناک خبر اپنے ساتھ لائی ہے کہ ہمارے پیارے آقا سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم محترم اور قادیان میں ہمارے واجب الاحترام صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ کل شام ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت سیدہ مرحومہ کئی پہلوؤں سے ہم ناصرات الاحمدیہ قادیان کی بزرگ اور واجب الاحترام ماں تھیں۔ اس لئے آپ کی وفات ناصرات الاحمدیہ قادیان کے لئے بڑے صدمہ کا موجب ہے۔ چونکہ حکم خداوندی یہی ہے کہ ایسے مواقع پر ہم کسی قسم کی بے صبری کا اظہار نہ کریں بلکہ اپنے عجز کا اظہار کر کے اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔ اس لئے ہم انا للہ وانا الیہ راجعون کہتی ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، حضرت مرزا نسیم احمد صاحب، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساری جماعت سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے صبر کی توفیق بخشے اور حضرت سیدہ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔

تعزیت نامے

مکرم مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کی وفات پر مندرجہ ذیل جماعتوں اور احباب کی طرف سے مزید تعزیتی خطوط موصول ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو ۲۲

کلکتہ میں یوم گورو نانک اور احمدی مبلغ کی تقریر

از مکرم محمد نور عالم صاحب احمدی (بیگو سرائی) از کلکتہ

حسب سابق اس سال بھی سکھوں نے یکم نومبر ۱۹۶۲ء کو یوم گورو نانک منایا۔ مبلغ انچارج کلکتہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کو سیکرٹری سکھ ایسوسی ایشن کلکتہ کی طرف سے شرکت کی دعوت تھی اور اصرار تھا کہ آپ حضرت بابا نانک کی سیرت پر تقریر فرمائیں۔ یکم نومبر ۱۹۶۲ء کو بوقت دس بجے دن کالی گھاٹ سکھ گوردوارہ میں تقریباً پچیس ہزار نفوس پر مشتمل ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ پھر اسی دن شب میں سکھ گوردوارہ واقع ہریسن روڈ کے جلسہ میں بھی موصوف مکرم کی ایک تقریر ہوئی۔ ان دونوں تقاریر کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

فرمایا مذہبی راہنماؤں نے ہمیشہ لوگوں کو امن و محبت کا پیغام دیا ہے۔ یہ ہمارا اپنا قصور ہے کہ اپنے پیشواؤں کی مقدس تعلیم کو بھلا کر ملک میں فساد پھیلاتے ہیں۔ سکھ مسلم اتحاد تو ہماری قدیم روایت ہے۔ مگر بعد میں آنے والے غیر ملکی لب و لہجہ کو ترشش کر دیا ہے۔ اب اس آئینے میں ہماری اپنی شبیہہ بھی بھیانک نظر آتی ہے ہندوستان کے ایک مشہور مورخ کا قول ہے۔

" وہ اتہاس نہ پڑھو جو تمہارے
دلوں میں دوسروں کے لئے
نفرت پیدا کرتا ہے۔ وہ
بادداشت بھلا دو اُن کہانیوں
کو بھلا دو جو دشمنی کو تازہ رکھتی
ہیں۔ اور جو تمہارے ہمسایوں
کو تمہارا دشمن بناتی ہیں "

بابا نانک کی سوانح حیات پر عقیدتمندانہ تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ عہد مغل کے پہلے شہنشاہ بابر نے جب بابا نانک کی روحانی عظمت سے متاثر ہو کر آپ کی طرف بخشش و کرم کا ہاتھ بڑھایا تو بابا نے شاہانہ بخششوں سے بے پرواہ ہو کر فرمایا ؎

ایمان دیا ایک خدا نے
جس کا دیا ہر کوئی کھائے
کہہ نانک سُن بابر میر
تجھ تے مانگے سو احمق فقیر

مگر ساتھ ہی بابا نانک نے بابر کے خاندان کو سات پشت تک بادشاہت کی دعا دی فاضل مقرر نے عصر حاضر کے امام المسلم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ شعر پڑھا ؎

بود نانک عارف مرد خدا
راز ہائے معرفت را راہ کشا

اور فرمایا کہ آپ نے اپنی کتاب "پیغام صلح" میں فرمایا ہے :-

"اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا
کہ بابا نانک ایک نیک اور
برگزیدہ انسان تھا اور اُن
لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے
عزّوجل اپنی محبت کا شربت
پلاتا ہے "

جب مولانا موصوف نے نانک بودھ جنم ساکھی بالا اور تواریخ گورو خالصہ سے اقتباسات پیش کئے اور ٹھیٹھ پنجابی لے میں دوہے پڑھے تو بعض ضعیف العمر سکھ بزرگوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور مولینا کی گوردمکھی کو دیکھ کر آپ کے ہاتھ چومے اور نذرانے پیش کئے۔

خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ آپ کی دونوں تقریریں مؤثر ثابت ہوئیں اور تبلیغ کے لئے نئے راستے کھلے۔ اگر ہماری جماعت سکھوں کی طرف پوری توجہ کرے تو یقیناً ہم اس حلقے میں پیغام حق کامیاب طور پر پہنچا سکیں گے۔

ہو۔ اور ان کے اخلاص میں برکت دے۔

۱۔ مکرم سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ دارالیسر
۲۔ صدر صاحب جماعت احمدیہ سکیرنگ دارالیسر
۳۔ خواجہ سعید احمد صاحب ڈار جنرل سیکرٹری سوبائی انجمن احمدیہ کشمیر۔
۴۔ مکرم سید فضل احمد صاحب سینئر ایس۔ پی پٹنہ۔

دعائے مغفرت

مکرم سراج الدین صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۲۴/۱۱/۶۲ کو بوقت اڑھائی بجے دن اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے اور نماز تہجد کے پابند تھے۔ ۷۰ سال عمر پائی اور اپنے پیچھے ایک بیوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت۔ بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار
مرزا وسیم احمد قادیان

حضرت سیّدہ اُمِّ وسیم احمدؒ کی رحلت

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

سیّدہ اُمِّ وسیم احمد کی رحلت کا غم
ان کے اوصاف نکو کا ذکر ہے باچشم نم

ہر مصیبت میں رہی ہیں صابرہ اور شاکرہ
کثرتِ اذکار میں بھی اپنے رب کی ذاکرہ

ہر دکھی کو دیکھ کر اُن کو بڑا دکھ ہوتا تھا
اور سکھ پہنچا کے ہر مجبور کو سکھ ہوتا تھا

تربیت میں اپنے بچوں کی جد و جہد
دیکھ لیں مرزا وسیم احمد نعیم احمد کی مد

موتیوں میں کھیلتی آئی تھیں اب ان پر نثار
کرتے ہیں دُرہائے اشک اکمل ہزاروں بار بار

خُلد میں ہے داخل اُمِّ وسیم احمد ملا
۱۳۸۳ھ
تو یہی از روئے ابجد سال رحلت بن گیا

جلسہ سالانہ کی آمد میں چند دن باقی

اگرچہ جماعتوں کو جلسہ سالانہ سے قبل چندہ جلسہ سالانہ بھجوانے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے نتیجۃً کچھ جماعتوں کی طرف سے رقوم مرکز پہنچ رہی ہیں لیکن کئی ایک جماعتوں کی طرف سے تا حال انتظار ہے۔

اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ درخواست ہے کہ جملہ جماعتیں اپنے فرض ادائیگی چندہ جلسہ سالانہ کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل چندہ جلسہ سالانہ مرکز میں بھجوا کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کر کے اللہ تعالےٰ سے ثواب کے حاصل کرنے والے ثابت ہوں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

مسجد احمدیہ کیرنگ کیلئے لاؤڈ سپیکر

جماعت احمدیہ کیرنگ جو ہندوستان میں تعداد کے لحاظ سے ایک بڑی جماعت ہے بڑی دیر سے شدت کے ساتھ یہ کمی محسوس کر رہی تھی کہ عیدین اور جمعہ نیز جلسہ وغیرہ کے مواقع پر مقررین کی تقاریر اور خطبات کی آواز سامعین تک نہیں پہنچ سکتی۔ خصوصاً مستورات تک تو آواز کلیۃً پہنچ نہیں سکتی تھی۔ اور نماز کے بعد مستورات اور بچے خطبہ سے پہلے رخصت ہو جایا کرتے تھے۔

خاکسار ماہ فروری ۱۹۶۲ء میں مولے بنی مائنز سے تبدیل ہو کر کیرنگ آیا جبکہ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو گیا تھا۔ خاکسار کی موجودگی میں پہلے سال عید کے موقعہ پر یہی دیکھا گیا کہ نماز کے بعد بچے شور مچا رہے تھے ایک طرف جا رہے تھے۔ دوسری طرف مستورات چلی جا رہی تھیں دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ خطبہ کی آواز نہ پہنچنے کے باعث یہ لوگ چلے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ خاکسار نے ایک لاؤڈ سپیکر کے انتظام کے لئے احباب میں تحریک کی۔ ابھی کوشش جاری تھی کہ مکرم مولوی عبد الغنی احمد خان صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ ای۔ بی لاؤڈ سپیکر کے انتظام کا بوجھ اپنے ذمہ لیا اور بفضلہ تعالیٰ تقریباً سات صد روپے پر انہوں نے جماعت احمدیہ کیرنگ کو ایک لاؤڈ سپیکر مع بیٹری کے مہیا کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمادیں کہ مولا کریم ان کو دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے کامیاں و ترقی عطا فرمائے انہیں مزید خدمات دینیہ کی پیش از پیش توفیق عطا فرمائے نیز ان کی اولاد کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار سید محمد موسےٰ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کیرنگ اڑیسہ

مالِ الٰہی سے پیوند، جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا۔ جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالےٰ کے تمام خزانوں کو اپنا سمجھتا ہے اور امساک دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے ...... مجھے خدا تعالےٰ نے جتایا ہے کہ میرا الٰہی سے پیوند ہے۔ جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں ..... پھر فرمایا کہ

تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت برکت دی جائیگی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔

مالی فرائض کی انجام دہی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے واضح ہے کہ حضور احباب جماعت کو دین دنیا پر مقدم رکھنے کیلئے عملی تاکید فرماتے ہوئے یہ توقع رکھتے ہیں کہ احباب جماعت باوجود اپنی ذاتی و خاندانی ضروریات اور مشکلات کے دین کے کاموں کو مقدم رکھتے ہوئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نرگاؤں علاقہ اڑیسہ میں خانہ خدا کی تعمیر

مکرم سید محمد موسےٰ صاحب مبلغ کیرنگ اڑیسہ نے اپنے مکتوب ۲۰/۱۱/۶۳ کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نرگاؤں نے خانہ خدا (مسجد) کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اور تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اس پر کم از کم پانچ ہزار روپے خرچ کا اندازہ ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو جلد اس کی تکمیل کی توفیق دے۔ اور خانہ خدا کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواستہائے دعا۔ (۱) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ دختر صاحبہ منظور خان صاحب سلمہ ر. ...... سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور مالی مشکلات میں بھی مبتلا رہیں۔ ان کی ہر قسم کی تکالیف اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب ......

خبریں

گورداسپور ۹ دسمبر۔ شری آر۔ ڈی ملہوترہ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے بلائی گئی ماہانہ پریس کانفرنس میں محکمہ کواپریٹو کے ڈپٹی رجسٹرار نے بتایا کہ گذشتہ تین چار ماہ سے دیہاتیوں کو کھانڈ کا کوٹہ نہیں ملا۔ ماہ اکتوبر میں محکمہ کو چینی کا صرف ۱۲۰ بوریاں الاٹ ہوئیں۔ جو بیاہ شادی کے لئے ہی استعمال کی گئیں اور یہ الاٹ شدہ چینی بھی کیسی تھی۔ اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر نے بتایا کہ اتر پردیش سے ۳۴ ٹن گڑ آگیا ہے۔ جو گورداسپور، پٹھانکوٹ کے حلقوں میں تقسیم کیا جائے گا اس مقدار میں مزید گڑ ایک دو دنوں میں آجائے گا جو بٹالہ وغیرہ نزدیکی علاقہ میں تقسیم کیا جائے گا۔ گڑ کا نرخ ضلع بھر میں ۷۲ نئے پیسے اور شکر کا نرخ ۷۰ نئے پیسے ہوگا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ ڈپوؤں پر سستے آٹا کی کوالٹی اب بہتر کر دی گئی ہے۔ کیونکہ اب ۵۰ کی بجائے ۷۵ فی صدی سفید گندم اور ۵۰ کی بجائے ۲۵ فی صدی سرخ غیر ملکی گندم سے یہ آٹا تیار کیا جارہا ہے۔ اور ڈپوؤں سے یہ آٹا نیز گڑ اور شکر بغیر راشن کارڈوں کے ضرورت کے مطابق مل جایا کرے گا۔ ضلع بھر سے ۱۲۷۰

ٹن چاول سرکار نے اس وقت تک خرید کیا ہے۔ شری کالیہ سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ ضلع میں کمیٹی اشخاص نے جو کمیٹی سکیمیں چلا رکھی تھیں وہ بند کروادی گئی ہیں۔ کیونکہ یہ سکیمیں ایک طرح کی لاٹری تھیں۔ اور ہر طرح کی لاٹری ڈالنا ممنوع ہے۔

نیویارک ۹ دسمبر۔ صدر جانسن کل جب واشنگٹن سے نیویارک پہنچے تو ہوائی اڈہ کے نزدیک چھ نوجوانوں کو جو بندوقیں اٹھائے ہوئے تھے گرفتار کر لیا گیا۔ اگرچہ انہیں پولیس کے شکاری سمجھا جاتا ہے۔ تاہم صدر جانسن کی حفاظت کے لئے جو کڑے انتظامات کئے گئے تھے اُن کے حصہ کے طور پر ان نوجوانوں کو پوچھ تاچھ کے لئے حراست میں لے لیا گیا۔ یہ نوجوان ہوائی اڈہ سے تقریباً ۵۰۰ فٹ پانی کے کنارے کھڑے تھے۔ صدر جانسن نیویارک کے ایک سابق گورنر کی موت کے سلسلہ میں جنازہ کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے نیویارک آئے ہیں۔ صدر بننے کے بعد وہ واشنگٹن سے پہلی بار باہر نکلے ہیں اور ان کی حفاظت کیلئے کڑے انتظامات کئے گئے ہیں۔

برندابن ۹ دسمبر۔ یہاں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پردھان منتری شری جواہر لال نہرو نے طبقاتی طور پر سوچنے کی مذمت کی اور کہا کہ ملک کے روایتی طریقوں کو نئے سائنٹیفک طریقوں کے ڈھانچہ میں موم ڈھالا جانا چاہیئے۔ شری نہرو نے کہا کہ بھارت میں مختلف مذہبی عقائد اور طبقوں کے باوجود ایکتا ہے۔ شری نہرو نے عوام سے اپیل کی کہ وہ تاریخ کی کامیابیوں اور ناکامیوں سے سبق حاصل کریں اور راجپوتوں کا حوالہ دیا جو بہادر ہونے کے باوجود آپس کی پھوٹ سے ناکام رہے۔ اگر ہم نے تاریخ کے بنیادی حقائق کو فراموش کیا۔ تو ان کا اعادہ ہو سکتا ہے۔ صحت کے متعلق کہا کہ اب بھارت میں اوسطاً بھارتیوں کی عمر لمبی ہو گئی ہے۔

نیروبی ۹ دسمبر۔ شریمتی اندرا گاندھی کینیا کے جشن آزادی میں شامل ہونے کے لئے یہاں پہنچ گئی ہیں۔ یہ جشن ۱۲ دسمبر کو منایا جا رہا تھا۔ اس سے پہلے ۱۰ دسمبر کو زنجبار کا یوم آزادی منایا جائے گا۔ شریمتی اندرا گاندھی کے ہمراہ آگست میں ہزاروں ہندوستانی باشندے بھی شریک ہوئے۔

احمد آباد ۹ دسمبر۔ جارج ان کمشاہ حسین نے اعلان کیا بھارت میں گیر کے علاقہ میں وہ پہلی بار آئے ہوئے ہیں۔ نے بھارتی شیروں کو اپنی قدرتی زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے گیر جنگل میں ۲۵ فٹ کے فاصلہ سے ایک بچہ پہلے دیکھا اس وقت تین شیرنیاں اپنے ... ان کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔ کبھی تو وہاں لیٹے ہوئے تھے اور کبھی کمیں گاہ کے گھیرے میں گھوم رہے تھے۔ گیر جنگل ہندوستان میں شیروں کی واحد پناہ گاہ ہے۔ اس وقت وہاں ۲۵۵ شیر ہیں یہ جنگل ۴۸۰ مربع میل میں پھیلا ہوا ہے۔

کولمبو ۱۱ دسمبر۔ پاکستان کے صدر ایوب نے آج لنکا کی مسلم ایسوسی ایشنوں کی طرف سے دی گئی ایک دعوت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایشیا کے چھوٹے ممالک کو دنیا میں امن قائم رکھنے کیلئے ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہئے۔ بڑے ممالک کے ایک دوسرے کے خلاف ملا دینے پر اور چھوٹے ممالک اپنے اتحاد سے ان اختلافات کو دور کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان لنکا اور دیگر چھوٹے ایشیائی افریقی ممالک کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ آزادی کو مستحکم کرنے کا ہے۔

پونچھ کے ہوائی حادثہ میں پانچ اعلیٰ فوجی افسران کی وفات پر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے اظہار تعزیت اور راشٹرپتی اور رکھشا منتری کی طرف سے شکریہ کا خط

مورخہ ۲۲ نومبر کو پونچھ کے علاقہ میں ایک ہیلی کوپٹر ہوائی جہاز کے حادثہ میں ہماری بھارتی افواج کے چند اعلیٰ افسران کی اچانک و افسوسناک وفات پر جماعت احمدیہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے جناب راشٹرپتی اور جناب رکھشا منتری صاحب کی خدمت میں ہمدردی اور تعزیت کے پیغام بھیجے گئے تھے۔ اس کے جواب ان کی طرف سے حسب ذیل شکریہ کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔

(۱) راشٹرپتی بھون۔ نئی دہلی

۳۰ نومبر ۱۹۶۳ء

جناب عالی۔ صدر جمہوریہ ہند (راشٹرپتی) نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں آپ کی ہمدردی اور تعزیت کے پیغام کے جواب میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ جس میں آپ نے ہیلی کوپٹر کے حادثہ میں وفات پانے والے فوجی افسران کے بارہ میں اظہار ہمدردی کیا ہے۔

آپ کا مخلص

دی مہتا ... مورتی

انڈر سیکرٹری

بخدمت مکرم ناظر صاحب امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان۔

(۲) منسٹری وزارت دفاع

نئی دہلی۔ ۳ نومبر ۱۹۶۳ء

جناب عالی۔ آپ کی طرف سے تعزیت کا پیغام ملا جس میں آپ نے ہمارے بہترین فوجی لیڈران کی وفات پر اظہار افسوس و ہمدردی کی ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ آپ کا پیغام تعزیت و ہمدردی متوفیان کے اہل و عیال کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔

آپ کا مخلص

وائی۔ بی۔ چوان

(وزیر دفاع)

بخدمت مکرم ناظر صاحب امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان۔